83292 ۔ اگر شوال كے چھ روزے رہ جائيں تو كيا ذوالقعدہ ميں ركھے جا سكتے ہيں ؟

سوال

ايك عورت نے شوال كے چار روزے ركھے اور اسے حيض آ گيا تو وہ روزے مكمل نہ كر سكى اس كے دو روزے رہ گئے كيا وہ باقى مانندہ دو روزے ذوالقعدہ ميں ركھ سكتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

صحيح مسلم ميں ابو ايوب انصارى رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے رمضان المبارك كے روزے ركھے اور پھر اس كے بعد شوال كے چھ روزے ركھے تو گويا كہ اس نے سارے سال كے ہى روزے ركھے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1164).

اس حديث سے ظاہر يہى ہوتا ہے كہ يہ اجروثواب اسے ہى حاصل ہوگا جو شوال ميں روزے ركھتا ہے.

عذر وغيرہ كى بنا پر شوال كى بجائے دوسرے مہينہ ميں روزے ركھنے والے شخص كے بارہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے كہ آيا اسے يہ فضيلت حاصل ہوگى يا نہيں.

اس ميں كئى ايك اقوال ہيں:

پہلا قول:

مالكيہ كى ايك جماعت اور بعض حنابلہ كہتے ہيں كہ شوال يا بعد ميں شوال كے چھ روزے ركھنے والے كو فضيلت حاصل ہوگى، شوال ميں روزے ركھنے والى حديث تو مكلف كى آسانى كے ليے ذكر كى گئى ہے، كيونكہ رمضان كے بعد شوال ميں روزے ركھنا باقى مہينوں سے آسان ہيں.

شرح الخرشى كے حاشيہ ميں عدوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" شارع نے " شوال " روزے رکھنے کی تخفیف میں کہا ہے، یہ نہیں کہ اس وقت کے ساتھ حکم مخصوص ہے، خاص کر عشرہ ذوالحجہ میں اس فعل کو سرانجام دینا، جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ اس میں روزے رکھنا بہت بہتر ہے؛ کیونکہ مذکورہ ایام کی فضیلت کے ساتھ ساتھ مقصود بھی پورا ہو جائیگا، بلکہ ذوالقعدہ میں بھی بہتر ہے.

حاصل یہ ہوا کہ جتنا عرصہ شوال سے دور ہو شدت مشقت کی بنا پر اتنا ہی اجر بھی زیادہ ہوگا " انتہی

دیکھیں: حاشیۃ العدوی علی شرح الخرشی (2 / 243).

اور " تھذیب فروق القرافی " جو کہ محمد بن علی بن حسین مکہ میں مالکی حضرات کے مفتی تھے کی ہے اور الفروق کے ساتھ مطبوع ہے میں منقول ہے کہ:

ابن العربی المالکی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " شوال میں چھ روزے رکھنا " یہ مثال کی طور پر ہے، اور مراد یہ ہے کہ رمضان المبارك کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں، اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر، اور مذہب بھی یہی ہے (یعنی امام مالك رحمہ اللہ کا مسلك) اور اگر یہ شوال کے علاوہ بھی ہوتے تو اس میں بھی یہی حکم ہوتا.

وہ بیان کرتے ہیں کہ: اور یہ علم میں رہے کہ یہ بہت بدیع النظر ہے " انتہی

دیکھیں: الفروق (2 / 191).

اور ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ: اس کی فضیلت شوال کے علاوہ کسی اور مہینہ میں بھی روزے رکھ کر حاصل ہو سکتی ہے، بعض علماء کا قول یہی ہے، جسے قرطبی نے ذکر کیا ہے، کیونکہ اس کی فضیلت دس درجہ کے برابر ہے جیسا کہ ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں بیان ہوئی ہے، اور اسے شوال کے ساتھ مقید کرنا صرف آسانی کے لیے ہے کیونکہ روزے رکھنے کی عادت ہونے کی بنا پر شوال میں روزے رکھنے آسان ہیں اس لیے یہ رخصت ہے، اور رخصت اولی ہے " انتہی

دیکھیں: الفروع (3 / 108).

اور صاحب الانصاف نے اسے نقل کر کے اس پر یہ تعلیق چڑھائی ہے کہ:

" حدیث کے مخالف ہونے کی بنا پر یہ کمزور اور ضعیف ہے، بلکہ اسے رمضان کی فضیلت کے ساتھ ملحق کیا گیا کیونکہ یہ اس کے ساتھ ہے، اس لیے نہیں کہ یہ دس مثل ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں روزے رکھنا واجب کی فضیلت میں رمضان کے برابر ہیں " انتہی

دیکھیں: الانصاف (3 / 344).

دوسرا قول:

شافعی حضرات کی ایک جماعت کہتی ہے کہ: جس کے شوال کے چھ روزے رہ جائیں تو وہ ذوالقعدہ میں قضاء کر لے، لیکن اس کا ثواب شوال کے ثواب سے کم ہوگا.

چنانچہ جس نے رمضان المبارك کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اسے سارے سال کے فرض روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوگا.

لیکن اگر کوئی شخص رمضان المبارك کے روزے رکھ کر چھ روزے شوال کی بجائے کسی اور مہینہ میں رکھتا ہے تو اسے سارے سال کے فرض روزوں کا ثواب حاصل نہیں ہوگا، بلکہ اسے رمضان المبارك کے ماہ کے فرضی روزوں اور چھ نفلی روزوں کا ثواب حاصل ہوگا.

ابن حجر مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے رمضان کے ساتھ اس کے چھ روزے رکھے ت واسے بغیر کسی اضافہ کے سارے سال کے فرضی روزوں کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے شوال کے علاوہ مہینہ میں چھ روزے رکھے تو اس کے روزے بغیر کسی اضافہ کے نفلی ہونگی " انتہی

دیکھیں: تحفة المحتاج (3 / 456).

تیسرا قول:

حنابلہ کا مسلك یہی ہے کہ شوال میں چھ روزے رکھنے سے ہی فضیلت حاصل ہوگی.

" احادیث کے ظاہر کی بنا پر شوال کے چھ روزے شوال میں رکھنے سے ہی یہ فضیلت حاصلی ہوگی " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 338).

لیکن اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر انہیں شوال میں مکمل نہیں کر سکا تو امید ہے کہ اسے وہی فضیلت حاصل ہو گی جو شوال میں رکھنے سے ہوتی ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شوال گزر جانے کے بعد اس کی قضاء کرنا مشروع نہیں کیونکہ اس کا وقت گزر چکا ہے، چاہے عذر کی بنا پر ترک کیے یا بغیر عذر کے ترک کیے ہوں "

اور جس نے چار روزے شوال میں رکھے لیکن وہ کسی مجبوری اور عذر کی بنا پر مکمل نہ کر سکا تو اس کے متعلق شیخ رحمہ اللہ کا کہنا تھا:

" شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب عبادت ہے واجب نہیں لہذا آپ نے جو شوال میں رکھے ان کا اجروثواب حاصل ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ اگر مکمل کرنے میں کوئی مانع پیدا ہو گیا اور یہ مانع شرعی ہو تو آپ کو پورا اجروثواب حاصل ہوگا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر میں چلا جاتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے وہی عمل لکھتا ہے جو وہ مقیم ہونے اور تندرست ہونے کی حالت میں کرتا تھا "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

آپ نے جو روزے شوال کے ترک کیے ہیں ان کی آپ کے ذمہ قضاء نہیں ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (15 / 389 - 395).

حاصل یہ ہوا کہ:

شوال کے چھ روزے شوال کی بجائے کسی دوسرے مہینہ میں رکھنے کو کچھ اہل علم شوال میں روزے رکھنے کی طرح ہی کہا ہے، اور بعض نے اس کی فضیلت ثابت کی ہے لیکن یہ فضیلت شوال میں روزے رکھنے سے کم ہے.

اور بعض اہل علم نے کسی عذر کی بنا پر شوال میں روزے مکمل نہ کرنے والے کے لیے امید کی ہے کہ اسے پورا ثواب حاصل ہو جائیگا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل تو وسیع ہے، اور اس کی عطاء کی کوئی انتہاء نہیں.

اس لیے اگر یہ سوال کرنے والی بہن شوال کے رہ جانے والے دو روزے ذوالقعدہ میں رکھ لے تو بہتر ہے، اور امید کی جاسکتی ہے کہ اسے ان شاء اللہ پورا اجروثواب حاصل ہوگا.

واللہ اعلم .